

اقلیتی فیصلہ اور اس کی ذیلی تقاضے؟

- آئینی فیصلہ کے بارے میں ایسکے تاثرات اور خطا؟
 - کیا اس فیصلہ کے بعد ہماری ذمہ داری ختم ہو گئی؟
 - ملک و بیرون ملک قادیانی فتنہ کے سیاسی اور دینی اثرات —؟
 - ایسے مہلک اثرات کے تقاضے کا طریق کار اور لائحہ عمل —؟
- (سبع الحق)

ایڈیٹر الحق کا سوالنامہ

مشائیر عظیم و فضیل زعماء ملک و ملت کے
جوابات

تاثرات، خطرات

لائحہ عمل اور تجاویز

مکرمات، عوام، علماء، مجلس عمل اور عالم اسلام کی فوری ذمہ داریاں

شیخ محمد صالح الفوزان سیکرٹری جنرل
رابطہ علماء اسلامیہ مکہ مکرمہ

حضرت الکرم الفاضلہ الشیخ عبد الحق المحترم۔ بشاؤر۔ پاکستان
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

تہنیت رسالت کرام الکریمۃ رقم ۹۲۳۷ و تاریخ ۱۷ ستمبر ۱۹۷۴ التواضعیت
نیہا عن ابتہاجکم وابتہاج اخواننا المسلمین بما قررته الجمعية الوطنية بشأن الطائفة
القادیانیة واعتبارها اقلية غیر اسلامیة۔
والواقع ان ذلك فضل من اللہ حیث جاء الحق وزهق الباطل لان هذه
الفئة عاشت فی الارض فسادا وفساداً رعایتها الضللة زها لتسعة وتسعون عاما
وسيطرت علی افکار كثير من المسلمین فی اوربا و افریقا حیث وقعا فی شرک ما لانها
وانما بحمد اللہ تعالیٰ علی ما اصاب هذه الطائفة الضلالة من خزی وفساد
افتقح امرها وما بثته من عوامل الفرقة بین المسلمین فی السياسة والمجتمع علی السواء
ونرجو اللہ الاتقون لها قائمة بعد الآن وان يتنبه اخواننا المسلمون الخ وسانسها

و نواياها السيئة ومكايدها التوتيت يرها صند المسلمين الحقيقيين.

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته .
الامين العام - محمد صالح المنجد
(١٣/٩/٩٩ هـ)

ترجمہ: قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بارے میں قومی اسمبلی کے شاندار فیصلے پر آپ کی اور تمام مسلمانوں کی مسرتوں کی غمازی کرنے والا گرامی نامہ موصول ہوا۔ درحقیقت یہ اللہ کا فضل و کرم ہے کہ حق غالب ہوا اور باطل مٹ گیا۔ اس لئے کہ اس فرقہ نے زمین میں فساد برپا کیا تھا، اور اس کی گمراہی بھڑائی ہوئی تقریباً ۹۹ برس تک پھیلی رہی جو یورپ اور افریقہ میں بہت سے مسلمانوں کی فکری گمراہی اور کج روی کا ذریعہ بنی۔ آج ہم اس فرقہ مخالف کی رسوائی اور مسلمانوں میں اس کی سیاسی اور اجتماعی اور تفرقہ انگیزیوں اور ریشہ دوانیوں کی طبعی حس بدلتے پر اللہ تعالیٰ کی حمد ادا کرتے ہیں۔ اور اللہ سے امید کرتے ہیں کہ اس کے بعد اس فرقہ کے قدم کہیں نہ جہم سکیں گے ہمیں توقع ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی ان لوگوں کی سازشوں خفیہ مذموم منصوبوں اور ان فریب کاریوں پر گہری نظر رکھیں گے۔ جو یہ دیکھ سچے اور حقیقی مسلمانوں کے خلاف بروئے کار لاتے رہے ہیں۔ والسلام علیکم ورحمة اللہ۔ (سیکریٹری جنرل البطلہ عالم الاسلامی محمد صالح المنجد)

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیت العلماء اسلام

شیخ الحدیث قائم الدائم - ملتان

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبى بعده وعلو آله وصحبه

ومن اعز جنده -

پاکستان کی پارلیمنٹ نے عقیدہ ختم نبوت کو دستور تحفظ دیکر مزارعین کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ یہ یقیناً ایک تاریخی فیصلہ ہے۔ اس سلسلے میں پوری قوم اور پاکستانی ملت، اور جملہ ارکان پارلیمنٹ مبارکباد ختم نبوت میں مجلس علم تحفظ ختم نبوت کے اراکین خصوصیت سے حق تبریک میں جنہوں نے تین ماہ کی طویل جدوجہد میں قید و بند کی صعوبتیں سہیل کر حکومت کے برسرِ ناز کا نشانہ بن کر اس تحریک کو کامیاب بنایا۔ بہت سے مقامات پر پولیس نے لاشی پھانچ کیا، مساجد میں جوتوں سمیت داخل ہو کر بے گناہ ختم نبوت مسلمانوں پر نازِ ظلم کیا۔ تعالٰیٰ میں ذرا ایمان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعض جگہ ایسی دلوائش برکتیں روا رکھی گئی ہیں جن کا ذکر بھی کسی شریف انسان کے لئے ممکن نہیں۔ بعض مقالات پر شہیدوں نے خون کا

فائدہ بھی پیش کیا۔ بہر حال جن حضرات نے بھی اس سلسلہ میں کوئی خدمت، خدمت اور قربانی حسن نیت، اور غرض سے پیش کی ہے۔ میرا عقیدہ ہے کہ اس کی نجات آخر دی کے لئے کافی ہے۔ اس سلسلہ میں بعض سنجیدہ قسم کے لوگوں سے متعلق یہ سن کر سخت تعجب ہوتا ہے کہ وہ مستند ختم نبوت کے اس آل کا سپہا صرف اور صرف وزیر اعظم جیڈ کے سر باندھنے کی سعی نامشکور میں مصروف ہیں۔ مسٹر جیڈ نے عوامی جدوجہد کے سلسلے میں جو ہرگز اس فیصلہ کی تصدیق کی ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ اسمبلی کے اندر اور باہر انہیں کن مشکلات کا سامنا ہوا جس کے بعد انہیں ہتھیار ڈالنے پڑے۔ ہم جب پوری قوم کو مبارکباد دیتے ہیں۔ تو ہم نے کبھی غفل سے کام نہیں لیا۔ بلکہ پوری قوم کو انہیں اور ان کی پارٹی کو مستثنیٰ کیے بغیر ہڈی تیریک پیش کیا ہے۔ نہ ہم نے اپنی جماعت کے لئے کریڈٹ لینے کی کوشش کی ہے نہ ہم اس خالص مذہبی مسئلے کو سیاسی فائدہ حاصل کرنے کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں۔ ہم تو صرف یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جدوجہد کو قبول فرما کر ہر ایک شریک کار کو اس کا ثمرہ دنیا و آخرت میں عطا فرما دے۔

برصغیر پاک و ہند کے لوگوں نے برطانوی سامراج کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے آزادی کا مطالبہ کیا۔ جدوجہد کی۔ آخر جدوجہد کامیاب ہوئی۔ اور برطانیہ کی لیسر پارٹی کی گورنمنٹ اور اس کے وزیر اعظم مسٹر اسٹیلے نے ہمارے مجبوری ہمارا مطالبہ تسلیم کر کے ہمیں آزادی دی۔ تو کیا ہندوستان کی آزادی کے لئے مسٹر اسٹیلے اور لیسر پارٹی کی برطانوی گورنمنٹ کے نعرے لگانے جہاں۔ یا مجاہدین تحریک آزادی کو زندہ یاد رکھا جاوے۔

”نازہ واقعہ ہے کہ الجزائر نے فرانس کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے ۷۰ لاکھ سے دس لاکھ تک مجاہدین کا خون پیش کیا۔ آخر کار فرانس کی حکومت نے آزادی کا مطالبہ تسلیم کر کے الجزائر کو آزاد کر دیا تو اب فرانس اور جنرل ڈیگال مبارکباد کے مستحق ہیں۔ یا الجزائر کے شہداء و مجاہدین۔

انڈونیشیائی عوام نے سوئیکارا نو کے زیر قیادت ”ڈرج“ قوم سے طویل جدوجہد کے بعد آزادی حاصل کی۔ ڈرج قوم نے مطالبہ مانا۔ اب کون سا رکاب کا مستحق ہے۔ بہر حال ختم نبوت کی تحریک کے مجاہدین کے نفاذات تشدد و ظلم و غریزی بربریت کا جرم جس کے کھاتے میں پڑتا ہے۔ کم از کم تحریک کی کامیابی کا سہرا ایسے لوگوں کے سروں پر تو نہیں باندھا جاسکتا۔ بیلین پارٹی ہی ایک ایسی پارٹی ہے جس کے ارکان نے انفرادی یا اجتماعی طور پر قوم کے اس عظیم مطالبے اور تحریک کا ہرگز ساتھ نہیں دیا۔ اور الگ جھنڈا لہ کر علناً ثابت کر دیا۔ کہ ان کا اس مطالبہ اور تحریک سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر بیلین پارٹی یا اس کے پیروں میں ہی کوئی ملالہام کس طرح قرار دیا جاسکتا ہے۔ فی الحال عجیب۔

الغرض مجموعی طور پر قوم اور اس کے نمائندوں نے ایک تاریخی فیصلہ صادر فرما کر دستور میں طور پر مرزائیوں کے دونوں گروپوں کو خارج از اسلام قرار دیدیا۔ اور انہیں پارسی، سکھ، ہندو، عیسائی، بدھ، شیدائی، کاسٹ، (اچھوت، پھر پڑے پھاروں) کی صف میں لا کھڑا کیا۔ اور یہ طے کر لیا کہ:

۱۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو کسی قسم کی نبوت کی شکوک کی خیال کئے مطابق ملتی ہے وہ غیر مسلم ہے۔

۲۔ جو شخص ایسی کسی نبوت کا اپنے لئے دعویٰ کرتا ہے وہ غیر مسلم ہے۔

۳۔ جو ایسے مدعی نبوت کو نبی مانتا ہے وہ غیر مسلم ہے۔

۴۔ جو ایسے مدعی نبوت کو مذہبی مبلغ مانتا ہے وہ غیر مسلم ہے۔ یہ بھی طے ہوا کہ جو مرزائی منافق بن کر خود کو مسلمان کہائے وہ ختم نبوت کے خلاف تبلیغ نہیں کر سکے گا۔ اگر کرے گا تو سزا کا مستوجب ہوگا۔ جو دو سال قید، ماضعت تک ہو سکتی ہے۔

جو مرزائی اپنے کو کافر تسلیم کرے تو وہ دستور کے مطابق اپنے مذہب کی تبلیغ قانون اور اس علم کے دائرہ میں کرے گا۔ اگرچہ ایسے واضح غیر مسلم شخص کی تبلیغ کا کسی پر اثر پڑنے کا کوئی خاص منظرہ نہیں ہے۔ لیکن مسلمانوں کو ان فیصلوں پر خوش ہو کر غفلت نہیں برتنی چاہئے۔ ابھی اس سلسلہ سے ذیلی مسائل بہت سے پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کا حل بھی ضروری ہے۔ عنقریب میں اس سلسلے میں حکومت کے نمائندوں سے مل کر ان چند مسائل کے حل کو تلاش کرنے کی بھرپور کوشش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بظاہر ذیلی مسائل یہ ہیں:

۱۔ مرزائیوں کے دونوں گروپوں کے اوقات کو حکومت اپنی تحویل میں لے۔ تاکہ اسلام کی اشاعت کے لئے لوگوں نے جو جادادیں رفعت کی ہیں۔ ان کی آمدنی غیر اسلامی کسی مذہب کی اشاعت پر صرف نہیں ہو۔

۲۔ ربوہ میں واقع سفید زمین کو مسلمانوں میں فوراً تقسیم کر کے اسے کھلا شہر قرار دینے کی عملی صورت پیدا کی جاوے۔

۳۔ لاہوری گروہ نے انجمن بنائی ہے۔ وہ انجمن اشاعت اسلام کے نام سے موسوم ہے۔ اسے یہ نام قانوناً تبدیل کرنا ہوگا۔ اس لئے کہ اب وہ اسلام کی اشاعت کا کام نہیں کر رہا۔

۴۔ مرزائی اپنی تبلیغ اسلام کے نام سے نہیں کر سکیں گے۔ ان پر قانونی پابندی عائد کرنی ہوگی۔ اس لئے کہ ان کا مذہب اب قانوناً اسلام نہیں رہا۔